www.KitaboSunnat.com

تذکرة المشاہیر

تحریر علامہ عبدالوہاب عبداللطیف
محقق و محشی "تدریبُ الراوی"

ترجمہ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تذکرۂ علامہ سیوطی

حافظ جلال الدین سیوطیؒ

نام، نسب، کنیت اور لقب آپ کی کنیت ابوالفضل، لقب جلال الدین اور نام عبدالرحمٰن بن الکمال ابی بکر محمد بن سابق .... الخضیری، الاسیوطی، الشافعی ہے۔

ولادت آپ کی ولادت یکم رجب ۸۴۹ھ بروز اتوار بعد نمازِ مغرب ہوئی۔

سیوطی کا انتساب "اُسیوط" کی طرف نسبت سے آپ "اسیوطی" مشہور ہوئے

اسیوط کا تلفظ پہلے حرف پر پیش، دوسرا ساکن اور تیسرے پر بھی پیش ہے

"مراصد الاطلاع" میں ہے کہ یہ "صعید مصر" کے نواح میں دریائے نیل کے مغربی کنارہ پر واقع ایک شہر ہے

معجم الیاقوت میں اس شہر کا نام "سیوط" یعنی ہمزہ کے بغیر لکھا ہے۔

"القاموس" کے حاشیہ میں "ابن الطیب" نے ذکر کیا ہے کہ "اسیوط" کے تلفظ میں ہمزہ پر تینوں حرکات (زبر، زیر اور پیش) پڑھی جا سکتی ہیں۔

آپ کے اجداد میں سے کسی بزرگ نے اس شہر میں مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس کیلئے کچھ جائداد وقف کردی۔ آپ کے والد "الکمال" کی ولادت اسی شہر میں ہوئی۔

اس شہر کے متعلق آپ کا ایک رسالہ بنام "المضبوط فی اخبار اسیوط" بھی ہے اور آپ نے "المقامہ الاسیوطیہ" کے عنوان سے ایک حکایت بھی لکھی ہے۔ یہ شہر آجکل بہت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا مرکزی علاقہ ہے

"خضیری" کا انتساب بغداد کے ایک محلہ کی طرف نسبت سے آپ "خضیری" بھی کہلاتے ہیں۔ "المراصد" میں ہے کہ یہ محلہ بغداد کے مشرقی حصہ میں واقع تھا۔ "مشہد الامام ابی حنیفہ" سے متصل آج کل موجود "خضیریتہ" نامی شاید وہی محلّہ ہو۔ اسے "سوقِ خضیر" بھی کہتے ہیں۔ شاید آپ کے اجداد میں سے کوئی بزرگ اس محلّہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ (حسنُ المحاضرۃ)

خاندانی پس منظر

آپ کے آباء و اجداد اہلِ علم' بااثر اور معزز لوگ تھے۔ آپ کے والدِ گرامی کا شافعی فقہاء میں شمار ہوتا ہے۔ ان کی وفات ۸۵۵ھ میں ہوئی جبکہ سیوطی کی عمر صرف پانچ سال اور سات ماہ تھی اور قرآن کریم سورۃ التحریم تک حفظ کر چکے تھے۔ آپ یتیمی کی حالت میں پلے اور بڑھے۔

"فتح القدیر" کے مصنف "الکمال بن الھمام الحنفی" جو مدرسہ شیخونیہ میں فقہ کے استاد تھے ان کو بھی آپ کے والد نے آپ کی سرپرستی اور تربیت کی وصیت کی تھی

(بغیتہ الوعاۃ)

تعلیم و تربیت اور اساتذہ کرام

بچپن ہی سے سیوطی پر ذہانت و فطانت کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ابھی آٹھ سال کے ہی تھے کہ قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اس کے بعد العمدۃ' المنہاج الفقھی' المنہاج الاصولی' اور الفیہ ابن مالک حفظ کر کے ۸۶۴ھ میں باقاعدہ طور پر حصولِ علم میں مشغول ہو گئے اور اپنے دور کے اکثر ماہرین فن سے پڑھا' سُنا اور ان کی خدمت میں کافی عرصہ گزارا۔

آپ کے چند مشہور اساتذہ کرام کے نام یہ ہیں

۱) سراج الدین البلقینی' ان سے فقہ کا علم حاصل کیا اور ان کی وفات تک ان کی خدمت میں رہے

۲) علم الدین (متوفی ۸۶۸ھ) بلقینی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے علم الدین کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں رہ کر ان سے الحاوی الصغیر' المنہاج' التنبیہ' شرح المنہاج اور الروضتہ کا سماع کیا

۳) شہاب الدین الشار مساحی سے علم میراث پڑھا

۴) الشرف المناوی ابوزکریا یحییٰ بن محمد (متوفی ۸۷۱ ھ) سے جو کہ الجامع الصغیر کے شارح عبدالرؤف المناوی کے دادا تھے ان سے شرح البجہ اور تفسیر البیضاوی پڑھی

۵) تقی الدین الشمنی ' الحنفی (متوفی ۸۷۲ ھ) سے عربی لغت اور حدیث کا علم حاصل کیا

۶) شیخ محی الدین محمد بن سلیمان رومی حنفی' ان کی خدمت میں آپ چودہ برس رہے اور ان سے تفسیر' اصول' عربیت اور علم معانی پڑھا۔

۷) سیف الدین حنفی کے پاس کشاف' توضیح' تلخیص المفتاح اور شرح العضد کے درسوں میں حاضر ہوئے۔

۸) جلال الدین المحلی (متوفی ۸۶۴ ھ)

۹) احمد بن ابراھیم حنبلی' العز' الکنانی

۱۰) الزین العقبی (متوفی ۸۵۲ ھ)

۱۱) البرھان ابراھیم بن عمرالبقاعی' الشافعی (متوفی ۸۸۵ ھ)

۱۲) الشمس السیرامی سے صحیح مسلم' الشفاء' الفیہ ابن مالک' التسہیل' التوضیح اور اصولِ حنفیہ کی کتاب مغنی الخبازی

۱۳) الشمس المرزبانی سے کافیہ اور شرح الکافیہ لابن حاجب اور شرح الکافیہ للجابردی اور اصول حدیث میں الفیتہ الحدیث للعراقیؒ

۱۴) الشار مساحی سے علم میراث اور علم حساب

۱۵) المجد بن سماع

۱۶) عبدالعزیز الوفائی سے المیقات

۱۷) اور محمد بن ابراھیم الدوانی' الرومی سے علمِ طب پڑھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس و تالیف کا آغاز

۸۶۶ ھ کی ابتدا میں آپ کو تدریس لغتِ عربی کی اجازت ملی اور اسی سال آپ نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔

آپ کی سب سے پہلی کتاب "ریاض الطالبین" ہے جس میں مختلف علوم کی روشنی میں تعوذ اور تسمیہ پر بحث کی ہے۔

اس کتاب کی حقیقت یہ ہے کہ اس پر آپ کے استاد "علم الدین البلقینی" نے تقریظ لکھی۔

افتاء' تدریس علوم عامہ اور املاء حدیث کا آغاز

۸۷۱ ھ میں آپ کو فتویٰ دینے اور عام علوم کی تدریس کی اجازت ملی۔ ۸۷۱ ھ کی ابتدا میں آپ نے پہلا فتویٰ لکھا اور ۸۷۲ ھ میں آپ نے املاء حدیث کی مجلس منعقد کی۔

آپ کے شیخ "تقی الدین الشمنی" نے آپ کی شرح الفیہ ابن مالک اور علم نحو کی جمع الجوامع کو تقریظ لکھی۔ خود آپ نے اپنی کتاب جمع الجوامع کی شرح ھمع الھوامع کے نام سے کی۔ یہ کتاب بڑی جامع اور ضخیم ہے اس سے آپ کی وسعتِ معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔

حصول علم کے لیے سفر

آپ نے طلب علم کیلئے شام' حجاز' یمن' ہند' مغرب' بلاد تکرور اور المحلتہ ' الدمیاط' اور الفیوم وغیرہ مصری شہروں کا طویل سفر اختیار کیا۔

سعادت حج : آپ حج کی سعادت سے بھی فیض یاب ہوئے ۔ زمزم پیتے وقت آپ نے کئی دعائیں کیں۔ ان میں سے ایک دعاء یہ تھی کہ اللہ مجھے علم حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور فقہ میں اپنے استاد شیخ سراج الدین بلقینی کے مرتبہ تک پہنچائے۔ آمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کی تعداد

آپ نے جن اساتذہ سے علوم کا سماع کیا یا ان کے سامنے بیٹھ کر کتابوں کی قرآت کی، یا جن سے آپ کو محض اجازت حاصل تھی۔ آپ کے شاگرد داؤدی نے ان تمام کی تعداد ایک سو اکاون (۱۵۱) لکھی ہے

آپ نے اپنے اساتذہ کرام کے تذکروں سے متعلق "حاطب لیل وجارف سیل" کے نام سے ایک معجم کبیر، "المنتقی" کے نام سے ایک معجم صغیر اور اپنی مرویات کے متعلق ایک معجم بنام "زاد المسیر فی الفہرست الصغیر" تصنیف کی۔

آپ نے معجم میں اپنے پچاس اساتذہ کرام کا تذکرہ کیا ہے۔

سیوطی کا علمی مرتبہ

سیوطی صاحب فنون اور بہت سے علوم میں رُتبۂ امامت کو پہنچے ہوئے تھے آپ نے اپنی کتاب "حسن المحاضرہ" میں ذکر کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بالخصوص سات علوم میں بہت زیادہ معلومات دی ہیں

تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بدیع عرب فصحاء کے انداز پر نہ کہ اہل عجم و فلسفہ کے طریق پر۔ آپ اپنی کتاب "الردّ علی من اخلد الی الارض وجہل ان الاجتہاد فی کل عصر فرض" میں رقمطراز ہیں۔

کہ "روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک خضر، قطب یا کسی ولی اللہ کے علاوہ حدیث اور عربی کا مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں"

ان کا یہ دعویٰ عربی زبان کے بارے میں تو تسلیم کیا جا سکتا ہے البتہ حدیث کے بارے میں ان کا یہ دعویٰ غیر درست ہے۔ اِلّا یہ کہ اس سے متونِ حدیث کا حفظ مراد ہو یا سخاوی کے علاوہ افراد مراد ہوں۔

نیز انہوں نے لکھا ہے کہ فقہ کے سوا باقی تمام فنون میں ان کے اساتذہ میں سے بھی کوئی ان کے ہم پلہ نہیں البتہ فقہ میں ان کے شیخ کی معلومات وسیع اور زیادہ ہیں۔

اور ہاں اصول فقہ اور علم الجدل و التصریف میں مذکورہ سات علوم سے کچھ کم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات ہیں ان کے بعد علم الانشاء والترسل اور علم المیراث' اس کے بعد علم القرأت ہے جس میں ان کا کوئی استاد نہیں اور اس کے بعد علم طبؒ کی معلومات ہیں۔ منطق کے متعلق لکھتے ہیں کہ آغاز میں اس علم کے متعلق کچھ پڑھا تھا۔ بعد میں اس سے طبیعت اچاٹ ہو گئی۔ اور ابنِ صلاح کا اس علم کی حرمت کے متعلق فتویٰ پڑھا تو اسے بالکل ترک کر دیا اور اس کے بدلے مجھے اللہ تعالیٰ نے علم حدیث عطا فرمایا۔

منطق کے متعلق آپ نے دو رسالے تحریر فرمائے

(۱) القول المشرق فی تحریم الاشتغال بالمنطق

(۲) صون المنطق والکلام عن فن المنطق والکلام

علم حساب آپ کے نزدیک بڑا مشکل تھا۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب میں حساب سے متعلق کوئی مسئلہ دیکھوں تو وہ میرے لئے اتنا مشکل اور بھاری ہوتا ہے کہ گویا مجھے پہاڑ اٹھانا پڑا ہے۔

قدرت نے آپ کو غضب کا حافظہ عطا فرمایا تھا آپ نے خود ذکر کیا ہے کہ مجھے دو لاکھ احادیث زبانی یاد ہیں۔

مدرسہ محمودیہ کا کتب خانہ

آپ نے قصبہ رضوان میں باب فرویلہ کی جانب پہلے خیمہ میں واقع جامع الکردی کی جگہ موجود مدرسہ محمودیہ کے کتب خانہ سے خوب استفادہ کیا۔

مقریزی لکھتے ہیں کہ اس کتب خانہ میں ہر فن کی اسلامی کتابیں موجود ہیں۔

یہ مدرسہ اپنے بانی محمود بن علی الاستادار کی طرف منسوب ہے۔ انہوں نے ۷۹۷ھ میں اس کی بنیاد رکھی۔ یہ مدرسہ مصر کے شاندار مدارس میں شمار ہوتا ہے۔

"انباء الغمر" میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس مکتبہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ "اس مکتبہ میں موجود بے بہا کتب قاہرہ میں آجکل موجود تمام کتابوں سے زیادہ قیمتی اور مفید ہیں۔ یہ کتابیں وہ ہیں جو ابرہان بن جماعہ نے زندگی بھر جمع کیں اور ان کی وفات کے بعد محمود استادار نے ان کے ترکہ میں سے یہ کتابیں خرید کر بایں شرط وقف کر دیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے کوئی کتاب مدرسہ سے باہر نہ جائے"

یہ کتب خانہ حافظ ابن حجرؒ کی تحویل میں رہا۔ اس وقت اس میں تقریباً" چار ہزار جلدیں تھیں۔ آپ نے اس کتب خانہ کی فہرست مرتب کی تھی۔

سیوطی نے ایک رسالہ میں اس کی فہرست بھی مرتب کی، اس رسالہ کا نام "بذل الجهود فی خزانة محمود" ہے۔ یہ رسالہ استاد فواد عبدالباقی نے "معهد المخطوطات العربیه" کے ساتھ شائع کر دیا ہے علم الدین البلقینی اور الشرف المناوی اس کتب خانہ سے کتابیں عارتاً" حاصل کر کے اپنے گھر لے جایا کرتے تھے۔

سیوطی کا مرتبہ اجتہاد، وسعت معلومات اور استغناء

سیوطی کو ملکہ اجتہاد اور اس کی تمام ضروری معلومات حاصل تھیں۔ آپ اپنی کتاب حسن المحاضرہ، الرد علی من اخلد الی الارض، طرز العمامہ اور مسالک الحنفاء میں لکھتے ہیں

"میں چاہوں تو ہر مسئلہ کے متعلق نقلی، عقلی دلائل، اس کے اصول و اعتراضات مع جوابات، اس بارے میں مختلف مذاہب کے اختلاف اور ان کے مابین موازنہ وغیرہ کے بارے میں رسالہ لکھنا چاہوں تو اپنی قوت یا طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور توفیق سے لکھ سکتا ہوں"

اس کے ساتھ ساتھ آپ بڑے زود نویس، حاضر جواب، صحیح العقیدہ، متواضع، قناعت پسند اور بڑے عبادت گزار تھے۔

امراء و ملوک کے تحائف قبول نہ کرتے تھے۔سلطان غوری نے ایک بار آپ کی خدمت میں ایک غلام اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ آپ نے دینار واپس کر دیئے اور غلام لے کر آزاد کر دیا اور مدینہ منورہ میں حجرہ نبویہ کا خادم مقرر کر دیا۔

اور بادشاہ کے قاصد سے کہا: تم دوبارہ تحائف اور ہدایا لے کر نہ آنا، ہمیں اللہ نے ان چیزوں سے مستغنی کر رکھا ہے۔

سیوطی نے نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں امام شافعی کے اصولوں کے مطابق فتوے دیئے اور اکثر فنون کے بارے میں شاندار کتابیں تصنیف کیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے فتاویٰ اور مؤلفات چمکتے سورج کی طرح معروف ہوئیں اور ہر علاقہ کے اہل علم نے انہیں شرف قبولیت سے نوازا

مقامہ مزھریہ ، جس کا نام "النجح الی الصلح" ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ

میں نے سترہ برس تک فتوے لکھے اور چالیس برس کی عمر تک تدریس و افتاء سے متعلق رہا، اس کے بعد معذرت کر کے یہ دونوں کام چھوڑ کر عبادت اور تصنیفات میں مشغول ہو گیا۔

اور اس کے متعلق ایک رسالہ تالیف کیا اس کا نام "التنفیش فی الاعتذار من ترک الافتاء والتدریس" رکھا۔ "الاستنصار بالواحد القہار" نامی مقالہ میں ذکر کیا ہے کہ انہیں فتوے دینے کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس منصب کو ترک کر دیا اور مصمم ارادہ کر لیا نہ تو کبھی فتویٰ دیں گے اور نہ کسی سائل کے سوال کا جواب لکھیں گے۔

(الاستنصار، تنویر الحوالک شرح مؤطا مالک، مقالہ لؤلؤیہ)

اور اس کے بعد آپ جزیرۃ الروضہ (جسے آجکل "المنیل" کہتے ہیں) میں مقیم ہو گئے اور اپنی کتابیں اہل علم اور طالبان علم کیلئے وقف کر دیں۔

آپ نے بہت سے اشعار اور نظمیں کہیں آپ کے اکثر شعر متوسط درجہ کے ہیں۔

مؤلفات

اللہ تعالیٰ نے سیوطی کی عمر اور وقت میں برکت فرمائی اور آپ نے ہر فن کے متعلق ایک یا ایک سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ بعض کتابوں میں تو آپ کا انداز منفرد اور انوکھا ہے۔ جیسا کہ تفسیر میں "الدر المنثور فی التفسیر بالماثور" علم نحو میں "الاشباہ والنظائر" اور حدیث میں "جمع الجوامع" وغیرہ سے ظاہر ہے۔

آپ کی بعض تالیفات میں کچھ تسامحات بھی واقع ہوئے ہیں۔ ان کی تحقیق و استدراک کی ضرورت ہے لیکن اس سے آپ کے علمی مرتبہ میں کوئی فرق نہیں آتا کہ کثیر التصانیف مصنفین سے ایسا ہو ہی جایا کرتا ہے جیسا کہ ابوالفرج ابن الجوزیؒ سے بھی ہوا۔ آغاز میں سیوطی مختلف کتابوں کی تلخیص اور اختصار کیا کرتے تھے۔ شاید یہی چیز فقہ اور بہت سے مسائل میں ان کی وسعت و گہرائی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ بعد میں آپ مستقل کتابیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیف کرنے لگے۔

جب آپ نے "حسن المحاضرہ" تصنیف کی اس وقت آپ کی تصنیفات کی تعداد تقریباً" تین سو تک پہنچ چکی تھی۔ آپ کی کتابیں بڑی بڑی اور بعض تو چند اوراق و صفحات اور بعض تو صرف ایک ہی صفحہ پر مشتمل ہیں۔

آپ کے شاگرد داؤدی مالکی نے ذکر کیا ہے کہ سیوطی کی تصانیف پانچ صد سے زائد ہیں۔

ابن ایاس نے لکھا ہے کہ "حسن المحاضرہ" کے بعد آپ کی تالیفات کی تعداد چھ سو تک پہنچ گئی تھی۔

اصول حدیث اور علم حدیث کے متعلق آپ کی تصنیفات

آپ نے ہر فن کے متعلق کتب تصنیف کیں۔ یہاں صرف ان کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا تعلق اصول حدیث' علم رجال اور اسناد سے متعلقہ فنون سے ہے۔

(۱) عین الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ (۲) درا لصحابہ فیمن دخل من الصحابۃ

(۳) درا لصحابہ کو حسن المحاضرہ کے ساتھ ضم کر دیا۔ (۴) ریح النسرین فیمن عاش من الصحابہ مائۃ وعشرین

(۵) اسعاف المبطاء برجال الموطا (۶) کشف التلبیس عن قلب اہل التدلیس

(۷) تقریب الغریب (۸) المدرج الی المدرج

(۹) تذکرۃ الموتسی من حدث من حدیث ونسی (۱۰) اسماء المدلسین

(۱۱) اللمع فی اسماء من وضع (۱۲) الروض المکلل والورد المعلل

(۱۳) من وافقت کنیتہ' کنیتہ زوجتہ من الصحابہ (۱۴) زوائد الرجال علی تہذیب الکمال

(۱۵) التہذیب فی الزوائد علی التقریب (۱۶) طبقات الحفاظ

(۱۷) ذیل طبقات الحفاظ للذہبی" (۱۸) شد الرحال فی ضبط الرجال

(۱۹) کشف النقاب عن الالقاب (۲۰) تحفۃ النابہ بتلخیص المشابہ

(۲۱) لب اللباب فی تحریر الانساب (۲۲) الفائید فی حلاوۃ الاسانید

(۲۳) المسلسلات الکبریٰ (۲۴) جیاد المسلسلات

(۲۵) مفتاح الجنۃ فی الاعتصام بالسنۃ (۲۶) قطر الدرر فی شرح الفیتہ العراقی فی العلم الاثر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) البحر الذی ذخر فی شرح الفیتہ الاثر (۲۸) التعریف باداب التالیف
(۲۹) الفارق بین المولف والسارق (۳۰) المنی فی الکنی --- المذہر

ان کے علاوہ بھی آپ کی "ترجمہ الامام النووی" جیسی بے شمار مولفات ہیں جن سے آپ کے بعد اہل علم مستفید ہوتے رہے۔

سیوطی کا اپنے مجتہد ہونے کا دعویٰ

الرد علی من اخلد الی الارض' الکوکب الساطع' جمع الجوامع' حسن المحاضرہ' طرز العمامہ' اور مسالک الحنفاء وغیرہ اپنی تالیفات میں سیوطی نے اپنے حق میں اجتہاد مطلق کا دعویٰ کیا ہے۔ نیز اپنے ایک منظومہ "تحفتہ المهتدین باسماء المجددین" میں اپنے آپ کے نویں صدی ہجری کے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ کے فتاویٰ اور تالیفات آپ کی زندگی میں اہل علم میں پھیل گئیں اور مختلف علاقوں کے لوگ خط و کتابت کر کے آپ سے فتوے طلب کرتے رہے۔

وفات اور مدفن

شعرانی نے "ذیل الطبقات" میں ذکر کیا ہے کہ سیوطی نے ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ جمعہ کی رات کو وفات پائی۔ اور نماز جنازہ جمعہ کے بعد الروضہ کی "جامع الشیخ احمد اباریقی" میں شعرانی نے پڑھائی۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے مصر العتیقہ کی جامع جدید میں دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ آپ سات روز تک بائیں بازو کے شدید ورم میں مبتلا رہے۔

بوقت وفات آپ کی عمر اکسٹھ سال' دس ماہ اور اٹھارہ روز تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وفات کے وقت آپ نے سورۃ یٰسین کی خود تلاوت کی۔

آپ قاہرہ میں حوش قوصون (جسے عامتہ الناس "کیسون" کہتے ہیں) میں دفن کیے گئے۔ یہ مقام باب القرافہ (جو عام لوگوں میں جعفر الصادق کی بیٹی کے نام سے بوابتہ السیدۃ عائشہ کے نام سے معروف ہے) کے باہر واقع ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سلطان غوری کا دور تھا۔ لوگ ایک دوسرے پر بڑا ظلم کیا کرتے تھے۔ لیکن کسی نے آپ کے ترکہ کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ سلطان نے کہا کہ شیخ نے زندگی بھر ہم سے کوئی چیز قبول نہ کی لہٰذا اب کوئی ان کے ترکہ کو ہاتھ نہ لگائے۔ ان کی قبر پر قبہ تعمیر کیا گیا۔

تیمور پاشا نے ذکر کیا ہے کہ کسی حکمران نے آپ کی قبر پر لکڑی کا ایک صندوق اور ایک سیاہ غلاف چڑھوا دیا۔ جس پر سفید رنگ سے آیتہ الکرسی منقش تھی۔ آپ کی والدہ نے بھی آپ کی قبر پر شاندار عمارت بنوائی۔ اطراف و اکناف سے علماء اور امراء تبرک کی خاطر آپ کی قبر کا قصد کرتے۔ پہلے پہل لوگ ہر ہفتے آپ کی قبر پر محفل کا اہتمام کیا کرتے تھے بعد میں یہ اجتماع آپ کی ولادت کے روز اسیوط شہر میں نصف شعبان کو سالانہ ہوتا رہا۔

اسیوط میں مسجد سیدی جلال کے اندر بھی ایک قبر واقع ہے۔ شیخ کا اس قبر سے کوئی تعلق نہیں یہ آپ کے اجداد میں سے کسی کی قبر ہے جو اس مسجد میں واقع مدرسہ کے بانی کی اولاد میں سے کسی کی ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی شہرت کی وجہ سے یہ مسجد آپ کے نام سے مشہور ہو گئی۔ تیمور پاشا کی تحقیق کے مطابق آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ اسیوط میں جو لوگ آپ کی طرف منسوب ہیں وہ آپ کی نسل میں سے نہیں۔ وہ مسجد کے منتظم یا خدام کی نسل سے ہیں۔

آپ کے تذکرہ نویس

بہت سے لوگوں نے اپنی کتابوں میں آپ کا تذکرہ لکھ کر آپ کی علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں

۱۔ ابن ایاس (التاریخ)
۲۔ شعرانی (ذیل الطبقات)
۳۔ الغزی (الکواکب السائرۃ)
۴۔ العیدروس (النور السافر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جمال الدین الشلی (السنا الباھر)

۶۔ الاسدی (طبقات الشافعیتہ)

۷۔ آپ کا خود نوشت تذکرہ (حسن المحاضرہ)

۸۔ عبدالغنی النابلسی (الحقیقہ والمجاز نامی سفر نامہ میں) جہاں وہ جامع قوصون کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی قبر کی زیارت بھی کی۔

۹۔ ابوالعباس الفاسی نے اپنے سفر نامہ حجاز میں آپ کا شاندار تذکرہ کیا ہے اس نے ۱۲۱۱ھ میں وہاں کی زیارت کی۔

۱۰۔ آپ کے شاگرد عبدالقادر بن محمد الشاذلی مالکی نے اپنی تاریخ میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ اللہ کریم آپ کی روح کو راحت پہنچائے' آپ کی قبر کو منور فرمائے اور آپ پر اپنی رضا کی بارش برسائے۔ جیسا کہ آپ کی تالیفات سے دل منور ہوئے اور ان کے انوار سے پوشیدہ امور ظاہر ہو کر چمکنے لگے ۔ آمین

> نوٹ : حافظ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ کے حالاتِ زندگی کی مناسبت سے علامہ سیوطیؒ اور علامہ سخاویؒ کے مابین ہونیوالے اختلافات اور ان میں محاکمہ نیز امام شوکانیؒ کی ان اختلافات میں رائے "آئندہ شمارہ" میں "تذکرۃ المشاہیر" کے اوراق پر شائع کی جائے گی۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ
>
> (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ